اختتامی بجٹ تقریر 2017-18

سینیٹر محمد اسحاق ڈار
وفاقی وزیر برائے خزانہ، مالیات، اقتصادی امور،
شماریات اور نجکاری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ابتدائی کلمات

جناب سپیکر!

میں اُن ارکانِ قومی اسمبلی کا شکرگذار ہوں کہ جنہوں نے بجٹ تجاویز برائے مالی سال 2017-18 پر بحث میں بھرپور حصہ لیا اور حکومتی پالیسیوں اور کارکردگی کو سراہا۔ مجھے افسوس ہے کہ بعض وجوہ کی بنا پر اپوزیشن ارکان بجٹ اجلاس میں شریک نہ ہوسکے۔ تاہم تقریباً تمام سیاسی جماعتوں کی سینٹ میں نمائندگی نے اس بات کو یقینی بنایا کہ بجٹ کے حوالے سے اپوزیشن کی سیاسی جماعتوں کی تجاویز سامنے آئیں۔ میں سینٹ کے تمام ارکان کا مشکور ہوں جنہوں نے بھرپور طریقے سے بجٹ سے متعلقہ بحث میں حصہ لیا۔ اسی طرح سینٹ کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ جس میں ممبرز کی اکثریت اپوزیشن جماعتوں کی ہے نے بجٹ تجاویز سے متعلق امور پر کئی دن مسلسل غور کیا اور اپنی گراں قدر سفارشات سینٹ میں منظور ہونے کے بعد ہم تک پہنچائیں۔ لہٰذا اس Route سے بجٹ کی بحث پر تمام سیاسی جماعتوں کی نمائندگی ہوئی اور ان کا نقطہ نظر سامنے آیا۔ سینٹ اراکین نے اپنی بھرپور شمولیت سے قومی اسمبلی میں اپوزیشن کی کمی کو کافی حد تک پورا کر دیا۔

جناب اسپیکر!

میں اس معزز ایوان کو پچھلے 4 سال میں معاشی ترقی کے سفر کا Overview تفصیل کے ساتھ 26 مئی کو بجٹ تقریر کے ذریعے پیش کر چکا ہوں۔ لیکن شاید یہ باور کرانا بھی ضروری ہے کہ 2013 میں پاکستان default کے دہانے پر کھڑا تھا اور ہماری معیشت کو عالمی سطح پر Macro-economic اعتبار سے unstable قرار دیا جا چکا تھا۔ ہم نے پہلے 3 سال میں اُن Structural Reforms with stabilization measures کو اپنا ہدف بنایا جن سے Macro-economic Stability حاصل کی جاسکتی تھی۔ یہ سفر کوئی آسان نہ تھا۔ Structural Reforms ایک مشکل راستہ ہے جس کو Implement کرنے میں ماضی کی اکثر حکومتیں ناکام ہوئیں اور پاکستان بین الاقوامی سطح پر Two-Tranche Country Reforms جانا جاتا رہا لیکن ہم نے اس بہت بڑے چیلنج کو قبول کیا اور مستقل مزاجی سے عمل کرتے ہوئے 3 سال کی قلیل مدت میں ان Reforms کو مکمل کیا جن کے نتیجے میں Macro-economic stability حاصل کی جس کا اعتراف دنیا کے تمام معتبر ادارے کرتے ہیں۔ پاکستان کی Global Rating میں بہتری آئی اور Outlook,

حاصل کرنے کے Macro-economic stability ہوئی۔ Negative to Stable to Positive بعد چوتھے بجٹ میں ہم نے Higher, Inclusive and Sustainable Growth کو Priority دی۔ اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی ہے کہ اس نے ہمیں اس میں بھی کامیابی عطا فرمائی اور ہم نے رواں سال 5.3 فیصد GDP Growth کا ہدف حاصل کیا جو 10 سال کی بلند ترین GDP Growth ہے۔

ہمیں امید ہے کہ اللہ کی مہربانی اور قوم کی محنت کی بدولت کامیابی کا یہ سفر جاری رہے گا جس کیلئے ہم نے اگلے مالی سال کیلئے 6 فیصد GDP Growth کا ہدف متعین کیا ہے اور انشاء اللہ اس سے اگلے سال ہماری معیشت 7 فیصد سے زیادہ Grow کرے گی۔ ہمیں یقین کامل ہے کہ اس حکمت عملی کے تحت کیے گئے اقدامات کی بدولت ملک میں غربت اور بے روزگاری میں خاطر خواہ کمی ہوگی، عام آدمی کو یکساں ترقی کے مواقع میسر ہوں گے فی کس آمدنی بڑھے گی جس سے معیار زندگی بلند ہوگا اور خوشحالی آئے گی۔

جناب اسپیکر!

ہمیں سینٹ کی طرف سے 276 تجاویز موصول ہوئیں جن میں سے 147 کا تعلق پراجیکٹس اور PSDP سے تھا اور ان کو ہم نے Planning, Development and Reforms Division کو Favourable Consideration کے لیے بھجوا دیا ہے۔ بقیہ 129 تجاویز میں سے 75 کلی یا جزوی طور پر منظور کر لی گئی ہیں یا اصولی طور پر ان سے اتفاق کیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر!

میں اس موقع پر چند چیزوں کی وضاحت پیش کرنا چاہوں گا جن کے بارے میں Information Gap ہے۔ ان کی وضاحت کرنا اس موقع پر ضروری ہے تاکہ اگر کوئی شکوک وشبہات ہیں تو اُنہیں دور کیا جاسکے۔

(1) قومی مالیاتی ایوارڈ NFC

جناب اسپیکر!

یہ تاثر دیا گیا کہ NFC ایوارڈ میں تاخیر کی وجہ سے یہ بجٹ آئین اور قانون کے تقاضے پورے نہیں کرتا۔ میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہر پانچ سال کے بعد قومی مالیاتی کمیشن کا قیام ایک آئینی تقاضا ہے۔ 1973 کے آئین کے نفاذ کے بعد اب تک 8 قومی مالیاتی کمیشن قائم کیے گئے اور اس وقت 9واں کمیشن کام کر رہا ہے۔بعض دوستوں نے کہا کہ NFC ایوارڈ محض پانچ سال کے لیے کارآمد ہوتا ہے اور NFC ایوارڈ کا تعلق بجٹ سازی سے منسلک ہے۔ یہ تاثر آئین اور قانون کے حوالے سے درست نہیں ہے۔ ایک NFC ایوارڈ اُس وقت تک نافذ العمل رہتا ہے جب تک اگلا ایوارڈ تشکیل نہ پا جائے۔ میں یہ بات ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں کہ پہلا مالیاتی کمیشن ایوارڈ 16 برس اور پانچواں ایوارڈ 14 برس تک پاکستان میں نافذ العمل رہا۔

موجودہ حکومت نے آئینی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے 9ویں NFC ایوارڈ کو 24اپریل 2015 میں قائم کیا۔ اور اس کے فوراً بعد 28 اپریل 2015 کو اس کی پہلی میٹنگ کا انعقاد کیا۔ 9ویں NFC ایوارڈ نے اپنی پہلی میٹنگ میں مختلف موضوعات پر 4 گروپس تشکیل

دیئے جنہوں نے مخصوص موضوعات پر اپنی رپورٹس مرتب کیں۔ ان رپورٹس کو 9ویں مالیاتی کمیشن کی دوسری میٹنگ میں پیش کیا گیا۔

وفاقی حکومت صوبوں کے ساتھ مل کر نئے ایوارڈ کی جلد از جلد تکمیل کی خواہاں ہے۔ تاہم AJK، GB اور فاٹا کے لیے 3 سے 4 فیصد اور قومی نیشنل سیکیورٹی فنڈ کے لیے 3 فیصد ذرائع Gross Divisible Pool سے مختص کرنے کے معاملہ پر صوبوں کی جانب سے کوئی پیش رفت نہیں ہوسکی جو NFC ایوارڈ کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ میں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ جیسے ہی صوبائی حکومتیں خصوصی علاقہ جات کی ترقی اور نیشنل سیکیورٹی فنڈ کے لیے Gross Divisible Pool سے رقم مختص کرنے پر وفاق سے کوئی اتفاق رائے سے فیصلہ کر لیتی ہیں تو اگلے NFC ایوارڈ کا فیصلہ بہت جلد ممکن ہوجائے گا۔

(2)۔ قومی قرضہ (Public Debt)

بعض لوگ یہ غلط تاثر پھیلا رہے ہیں کہ پاکستان کے بیرونی قرضوں میں بے تحاشا اضافہ ہوگیا ہے۔ میں اس سلسلے میں پچھلے ہفتے سینیٹ میں ایک تفصیلی وضاحت پیش کر چکا ہوں۔ تاہم ابہام کی دوری کے لیے میں یہ دوبارہ بتانا چاہتا ہوں کہ جون 2013 میں جب ہماری حکومت بنی تو پاکستان کا بیرونی قرضہ 48.1 ارب ڈالر تھا اور اس وقت SBP کے پاس جو Real Forex Reserves تھے اس کو نکال کر Net بیرونی قرضہ 44.1 ارب ڈالر تھا۔ گذشتہ 4 سالوں کے دوران لیے گئے نئے قرضوں اور پرانے قرضوں کی ادائیگی کے بعد پاکستان کا بیرونی قرضہ 58.4 ارب ڈالر مارچ 2017 میں تھا۔ اور اسی طرح اگر اس میں سے SBP کے Forex Reserves نکال دیئے جائیں تو مارچ 2017 میں پاکستان کا Net بیرونی قرضہ 41.9 ارب ڈالر ہے۔ اسی طرح اگر مجموعی قرضوں کو دیکھا جائے تو Public Debt to GDP Ratio جو کہ جون 2013 میں 60.2 فیصد تھا، مارچ 2017 میں کم ہو کر 59.3 فیصد تھا۔

(3)۔ TDPs کیلئے Funds Allocation

جنابِ اسپیکر!

کچھ ارکان نے فاٹا کے ترقیاتی منصوبوں اور بے گھر ہونے والے گھرانوں کی امداد میں اضافہ کرنے پر زور دیا ہے۔ حکومت قبائلی علاقوں سے دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پاک فوج کی کاوشوں اور فاٹا کے غیور عوام کی قربانیوں کی قدر کرتی ہے۔ الحمدللہ آپریشن ضرب عضب کامیابی سے ہمکنار ہوا ہے۔ حکومت اس آپریشن اور اس کے علاوہ تمام پیشہ ورانہ ضرورتوں کیلئے مسلح افواج کو ضروری وسائل فراہم کر رہی ہے اور انشاءاللہ آئندہ بھی کرتی رہے گی۔ علاوہ ازیں ہم اُن پرامن پاکستانی بھائیوں، بہنوں اور بچوں کو بھی ضروری وسائل فراہم کر رہے ہیں جو اس آپریشن کے نتیجے میں اپنے گھروں سے بے دخل ہوئے ہیں (TDPs) اور دوسرے مقامات پر پناہ گزین ہیں۔ اس کے علاوہ متاثرہ علاقوں میں Rehabilitation and Reconstruction کا کام بھی شروع ہوگیا ہے۔ گذشتہ 3 سال سے حکومت اس مقصد کے لیے 90 سے 100 ارب روپے سالانہ خرچ کرتی رہی ہے۔ آئندہ مالی سال کے لیے بھی اس مد میں 90 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

(4)۔ برآمدی شعبہ

جناب اسپیکر!

کئی ارکان نے برآمدات میں ہونے والی کمی اور برآمدی شعبے کے خسارے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ ایک اہم معاملہ ہے اور حکومت ہمارے برآمدی شعبے کی مسابقت بہتر بنانے کے لیے کئی اقدامات کر رہی ہے۔ جناب وزیراعظم نوازشریف نے جنوری 2017 میں

برآمدات کے اضافے کے لیے ایک خصوصی 180 ارب روپے کے پیکیج کا اعلان کیا تھا جس کے ذریعے ہماری برآمدات کی لاگت میں کمی واقع ہوئی ہے اور آہستہ آہستہ ہماری برآمدات میں اضافہ ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ موجودہ بجٹ میں چند مزید مراعات دینے کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔

بعض ارکان نے Export Package کے تحت حکومتی معاونت کے لیے مختص کی گئی رقوم کے ناکافی ہونے کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔ میں یہاں واضح کرنا چاہوں گا کہ وزیراعظم Export Package میں حکومتی معاونت کے علاوہ سیلز ٹیکس اور دیگر Duties کی کمی کا بھی اعلان کیا گیا تھا جس سے حکومتی Revenue کے حجم میں 20 سے 25 ارب روپے سالانہ کی کمی آئے گی۔ اسی طرح صنعتی شعبے کو مناسب نرخوں پر بجلی کی فراہمی کے لیے حکومت 22 ارب روپے کی اضافی سبسڈی بھی دے رہی ہے۔ جس کا ذکر علیحدہ سے کیا جاتا ہے۔
مزید برآں پیکیج کے تحت پہلے 6 مہینوں میں برآمدات کے حجم کے مطابق سبسڈی دی گئی۔ بہت سے برآمدکنندگان کو پہلے ہی سبسڈی کی ادائیگی کی جا چکی ہے جبکہ باقی رہ جانے والوں کو آئندہ مالی سال کے دوران ادائیگی کر دی جائے گی جس کے لیے مختلف مدات میں 15.5 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ یہ اُس رقم کے علاوہ ہے جو موجودہ مالی سال 2016-17 میں برآمدات میں اضافے کے لیے رکھی گئی ہے۔
آئندہ مالی سال2017-18 میں اس اسکیم کو Exporters کی رضا مندی سے برآمدات میں 10 فیصد اضافے سے مشروط کیا گیا ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ وزیراعظم پیکیج کے تحت دی گئی حکومتی معاونت کے لیے ضروری وسائل فراہم کیے جائیں گے۔

ٹیکس معاملات

جناب اسپیکر!

حکومت نے بجٹ بناتے وقت وسیع تر مشاورت کی۔ 26 مئی کی بجٹ تقریر کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ سینٹ اور قومی اسمبلی کے ارکان، ان کی فنانس کمیٹیاں FPCCI, Chambers, Trade Bodies اور دیگر سماجی وتجارتی اداروں اور میڈیا کی تجاویز کی روشنی میں مالی سال 2017-18 کے لیے Proposals مزید بہتری کیلئے پیش کئے جارہے ہیں۔

1۔ چھوٹے کاشتکاروں کے لیے زرعی قرضوں کی لاگت 14-15 فیصد سے کم کر کے 9.9فیصد کر دی گئی ہے۔ بجٹ میں اس اسکیم کے تحت ایک فصل کے لیے 50,000 روپے کی حد مقرر کی گئی تھی۔ بہت سے معزز ارکان نے قرضے کی حد بڑھانے کی تجویز پیش کی ہے۔ یہ ایک مناسب تجویز ہے۔ اس لیے قرضے کی حد بڑھا کر 75000 روپے کی جا رہی ہے۔ یاد رہے کہ یہ ششماہی قرضہ ہو گا۔ اور اس طرح پورے سال میں چھوٹے کسانوں کو 150,000 روپے تک کا قرضہ میسر ہو گا۔

2۔ اس کے علاوہ موجودہ بجٹ میں ڈیزل سے چلنے والے 3 سے 36 ہارس پاور کے Peter انجن پر سیلز ٹیکس ختم کر دیا گیا ہے۔ اس سے خاص طور پر چھوٹے کاشتکاروں کو فائدہ ہو گا جو بڑے انجن خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔اس سلسلے

میں مختلف حلقوں سے یہ بات بھی سامنے آئی کہ ڈیزل انجن کے درآمدی پرزہ جات پر عائد ڈیوٹی میں کمی کی جائے۔ مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی ہے کہ Peter انجن کے پرزہ جات پر کسٹم ڈیوٹی 20 فیصد سے کم کر کے 3 فیصد کی جار ہی ہے۔

3۔ دنیا بھر میں خدمات کا شعبہ ترقی کر رہا ہے۔ پاکستان کی معیشت میں بھی خدمات ایک نمایاں کردار ادا کر رہی ہیں۔آنے والے سالوں میں ملکوں کی ترقی میں ٹیکنالوجی اور IT Based Services کا بہت اہم حصہ ہو گا۔اس لیے موجودہ بجٹ میں IT کمپنیوں کو خصوصی مراعات دی گئی ہیں۔معزز ارکان کی سفارشات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس پیکیج کا دائرہ IT Enabled Services تک پھیلایا جا رہا ہے۔

4۔ ہمارے کچھ دوستوں نے مالیاتی نظام کو سود سے پاک کرنے پر زور دیا ہے۔ہم اس تجویز کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ ہماری حکومت نے پچھلے چند سالوں میں سکوک ، مضاربہ، مشارکہ اور دیگر اسلامی Banking Products کو رائج کرنے کے لیے ٹیکس مراعات کا اعلان کیا ہے۔ اور حکومتی سطح پر بھی ان Products کو استعمال کیا ہے۔ اسلامی بنکنگ کے شعبے کی ترقی کے لیے مندرجہ ذیل نئی مراعات کا اعلان کیا جا رہا ہے۔

☆ موجودہ بجٹ میں اسلامی بینکنگ کے فروغ اور ترویج کے لیے مرابحہ (Murrabaha)، کے علاوہ مساومہ (Musawamah)، بیع معجّل (Bai Muajjal)، بیع سلام (Bai Salam)، استثنیٰ (Istisna)، تجارہ(Tijarah)، استجرار (Istijrar) کے تحت فراہم کردہ اشیاء بشمول پلانٹ مشینری کو سیلز ٹیکس کی دوبارہ ادائیگی سے مستثنیٰ قرار دیا جا رہا ہے۔

☆ اسی طرح اسلامی سکوک میں 20 لاکھ روپے تک کی سرمایہ کاری پر ٹیکس چھوٹ دی جارہی ہے تاکہ اسلامی سکوک کو ترقی دی جا سکے۔

5۔ بعض ارکان نے مزدور کی کم سے کم اجرت میں اضافہ کرنے کے حوالے سے توجہ دلائی ہے۔ میں نے بجٹ تقریر میں کم سے کم اجرت 14000 روپے سے بڑھا کر 15000روپے کرنے کا اعلان کیا تھا۔ تاہم یہ کہا جا رہا تھا کہ جس طرح سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کیا گیاہے اسی طرح کم از کم اجرت میں بھی 10 فیصد اضافہ کیا جائے۔ لہٰذا میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ مزدور کی کم از کم اجرت 10 فیصد اضافہ سے 15400 روپے مقرر کی جاتی ہے۔

6۔ APTMA اور FPCCI کی تجویز کی روشنی میں Five Export Oriented Sectors کیلئے Further Tax کی شرح کو 2فیصد سے کم کرکے 1 فیصد کیا جارہا ہے۔

7۔ Export Oriented سیکٹرز کی سہولت کے لیے Tamarind Gum کو بھی Zero Rate کیا جا رہا ہے۔

8۔ آئل مارکیٹنگ کمپنیز کی سہولت کے لئے Senate سفارشات کی روشنی میں OGRA سے منظور شدہ تمام آئل مارکٹنگ کمپنیز کو ازخود Income Tax Free امپورٹ سہولت مہیا کردی گئی ہے۔ پہلے ہر دفعہ ان کمپنیز کو اپنا علیحدہ علیحدہ نام FBR سے ڈلوانا پڑھتا تھا۔ Senate کی سفارش پر یہ Procedure ختم کیا جا رہا ہے۔

9۔ سینٹ کی سفارشات کے مطابق اس سال Batteries ، Wholesalers اور Dealers کو 0.2فیصد اور0.5فیصد WHT سے استثنیٰ دیا جارہا ہے۔

10۔ کسانوں کو ارزاں نرخوں پر کھاد مہیا کرنے کیلئے کھاد کی پیداوار پر مندرجہ ذیل ٹیکس سہولیات دی جارہی ہیں۔

(الف) Feed Gas پر سیلز ٹیکس کی شرح کو Uniform کرتے ہوئے 17 فیصد سے کم کر کے 10 فیصد کیا جارہا ہے۔

(ب) Feed Gas کیلئے LNG پر سیلز ٹیکس کی شرح 17 فیصد سے کم کر کے 5 فیصد کی جارہی ہے۔

(ج) کھاد کی فراہمی کو Further Tax سے استثنیٰ دیا جا رہا ہے۔

11۔ مرغبانی کا شعبہ نہ صرف ملک میں گوشت کی مناسب داموں فراہمی کا کام کررہا ہے۔ بلکہ ملکی معیشت میں سرمایہ کاری اور برآمدات میں اِس کی شمولیت کے امکان کے پیشِ نظر یہ تجویز کیا جارہا ہے کہ مختلف اشیاء جو کہ Value added پراڈکٹس میں اِستعمال ہوتی ہیں اُن کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی 20 فیصد سے 16 فیصد اور 16 فیصد سے کم کر کے 11 فیصد کردی جائے۔

12۔ ماہی بانی کی صنعت کے فروغ کیلئے Fish Feed پر سیلز ٹیکس کی شرح کو کم کر کے 10 فیصد کیا جا رہا ہے۔

13۔ قابلِ تجدید توانائی (Renewable energy) حکومت کے ترجیحاتی شعبوں میں شامل ہے۔ اِس شعبے کی مزید حوصلہ افزائی اور لاگت میں کمی کی غرض سے یہ تجویز کیا جارہا ہے کہ ڈی سی فین (DC Fans) بنانے والوں کے لیے Permanent magnets کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی ختم کردی جائے۔

14۔ اٹھارویں ترمیم کی روشنی میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے جو فیصلہ دیا اُس کے مطابق وفاقی حکومت کے معنی کابینہ بتائے گئے۔ اس فیصلے کے نتیجے میں اُن ایس آر اوز اور ایف بی آر Notifications کے بارے میں ایک قانونی اور آئینی سقم پیدا ہوگیا جو اٹھارویں ترمیم کے بعد اور سپریم کورٹ کے فیصلے کی تاریخ کے درمیان جاری ہوئے کیونکہ اُن کیلئے کابینہ سے منظوری نہ لی گئی تھی۔ لہٰذا سینٹ کی سفارشات کی روشنی میں حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اٹھارویں ترمیم کے بعد اور Supreme Court کے فیصلے کے درمیان جتنے SRO's اور Notifications جاری ہوئے ہیں اُن کو نیشنل اسمبلی اور کیبنٹ سے منظور کروایا جائے گا تاکہ قانونی سقم دُور ہوسکے۔

15۔ معزز ارکان کی سفارشات کی روشنی میں Mutual Funds سے Dividend پر ٹیکس کی شرح جو 12.5 فیصد تجویز کی گئی ہے اُس کو 25 لاکھ روپے تک کے Dividend پر کم کر کے 10 فیصد کیا جارہا ہے۔

16۔ سرمایہ کاروں کو سہولت دینے کیلئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ یکم جولائی 2016ء سے پہلے Stock Exchange میں سرمایہ کاری کی جانے والی سیکورٹیز پر Capital Gains کا نیا (زیادہ ٹیکس ریٹ) لاگو نہیں کیا جارہا ہے۔ یعنی پُرانی سیکورٹیز پر اُس وقت کا ٹیکس ریٹ ہی لاگو کیا جارہا ہے۔

17۔ پاکستان اِسٹاک ایکسچینج اور پاکستان مرکنٹائل ایکسچینج کے فروغ کے لئے اِن کی خدمات کی آمدن پر ٹیکس کی شرح کو 8 فیصد سے کم کر کے 2 فیصد کیا جارہا ہے۔

18۔ اِسٹاک مارکیٹ میں ثانوی یا Secondary مارکیٹ کی ترویج کیلئے Listed Derivatives پر ٹیکس کی شرح کو تین سال کیلئے 15 فیصد سے کم کر کے 5 فیصد کیا جارہا ہے۔

19۔ سینٹ کی سفارشات پر درآمد شدہ پلاسٹک خام مال کے ذریعے ٹیکس چوری روکنے کیلئے کمرشل امپورٹرز پر ٹیکس کی شرح کو 6 فیصد سے کم کر کے 4.5 فیصد کیا جارہا ہے جبکہ صنعتی یونٹوں کے لئے اِس شرح کو 6 فیصد سے کم کر کے 1.75 فیصد کیا جارہا ہے۔

20۔ لِسٹڈ کمپنیوں پر سالانہ منافع کے 40 فیصد سے کم تقسیم کی صورت میں بقایا فرق پر 10 فیصد ٹیکس کی تجویز فنانس بِل میں

دی گئی ہے۔ Stake Holders کے مطالبے پر اِس ٹیکس شرح کو 10 فیصد سے کم کرکے 7.5 فیصد کیا جارہا ہے۔

21۔ E-Commerce یا الیکٹرانک تجارت کی ترویج کے لئے انکم ٹیکس آرڈیننس میں Online Market Place کا تصور متعارف کیا جارہا ہے اور ایسی entities کو ٹرن آور ٹیکس اور کمیشن پر ٹیکس چھوٹ دی جارہی ہے۔لہٰذا ٹرن آور ٹیکس 1.25 فیصد سے کم کرکے 0.5 فیصد اور کمیشن پر ٹیکس کی شرح 12 فیصد سے کم کرکے 5 فیصد کی جارہی ہے۔

22۔ بجٹ میں IT منسٹری کی تجویز پر Start-ups کو ٹیکس میں سہولیات کا اعلان کیا گیا تھا۔ وزارت منصوبہ بندی کی تجویز پر Start-ups کے دائرے کو مزید وسیع کرنے کیلئے جلد ہی ایک سکیم پیش کی جائے گی۔

23۔ پاکستان کی entertainment انڈسٹری بحالی کی راہ پر گامزن ہے۔ پاکستان کے ڈرامے اور فلم دوبارہ دنیا میں اپنا مقام بنا رہے ہیں۔حکومت انہیں پاکستان کا Soft Image بحال کرنے کے لیے اہم اثاثہ تصور کرتی ہے۔ اس مقصد کے لیے ڈرامہ اور فلم انڈسٹری کے لیے خصوصی پیکیج پیش کیا جائے گا۔

24۔ موجودہ بجٹ میں Non Profit Organizations کو دی گئی ٹیکس مراعات کا بے جا استعمال روکنے کیلئے اور فلاحی سرگرمیوں کو ترویج دینے کیلئے مختلف تجاویز کا اعلان کیا گیا۔ ان تجاویز کے مطابق ایسی Non Profit Organizations جو اپنے ٹرن اوور کا 15 فیصد سے زائد انتظامی اخراجات پر خرچ کریں گی وہ اس زائد خرچ شدہ رقم پر 10 فیصد کی شرح سے ٹیکس ادا کرنے کی پابند ہوں گی۔ سینٹ کی تجویز پر Non-Profit Organizations کو اپنے قائم کئے جانے کے پہلے تین سالوں میں اس شق سے استثنٰی دیئے جانے کا اعلان کیا جاتا ہے بشرطیکہ ان کا ٹرن اوور 10 کروڑ سے زائد نہ ہو۔

اختتامی کلمات

جناب اسپیکر!

پچھلے چار سالوں میں بجٹ کے ساتھ 3 سالہ Medium Term Budgetary Framework بھی پیش کیا جاتا رہا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اس سال بجٹ تقریر میں مَیں نے 2023-2018 کیلئے Five Years Economic Vision بھی پیش کی۔ اس کے اہم خدوخال میں اقتصادی ترقی، پائیدار اقتصادی ماحول، غربت کا خاتمہ، Energy میں خودکفالت، Regional Connectivity ، Food Security ، پانی کی Storage اور فراہمی، Public Sector Enterprises میں اصلاحات اور برآمدات میں مسابقت شامل تھیں۔ اس کے علاوہ اس میں Socio-economic Targets اور Regional Disparity کے خاتمے کے اہداف بھی شامل تھے۔

میری خواہش تھی کہ اپوزیشن کے معزز اراکین اس پر اپنی رائے کا اظہار کرتے اور اسے بہتر بنانے اور اس میں مزید نکھار لانے کے لیے اپنی قیمتی تجاویز دیتے۔ اس قومی مقصد کے لیے اتفاق رائے کا ہونا بہت ضروری ہے۔ بدقسمتی سے قومی اسمبلی میں اپوزیشن کی عدم شرکت کی وجہ سے اس اگلے پانچ سالہ معاشی ایجنڈے پر Productive بحث نہیں ہوسکی۔ تاہم میں یہ یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے پاس اب بھی اس Vision کی تکمیل کیلئے وقت ہے۔ تمام سیاسی جماعتوں کے تعاون سے اگر ہم باہمی مشاورت سے ایک Charter of Economy پر متفق ہو جائیں تو اندرون اور بیرون ملک ایک مثبت پیغام پہنچے گا۔ معاشی ایجنڈے پر اتفاق رائے اس لیے بھی ضروری ہے کہ

اس سے اس بات کو یقینی بنایا جا سکے گا کہ سیاسی تبدیلی کا اثر معاشی ایجنڈے پر نہیں ہو گا بلکہ آئندہ آنے والی حکومت اتفاق رائے سے ایسے طے شدہ معاشی اور سماجی ایجنڈے کی تکمیل کے لیے اپنی تمام تر توانائیوں کو بروئے کار لائے گی۔ اس سے دنیا کو ایک واضح پیغام ملے گا کہ پاکستان ایک مضبوط معاشی سفر پر گامزن ہے اور معاشی پالیسیوں میں کوئی یکسر تبدیلی نہیں آئے گی۔

جناب اسپیکر!

آخر میں مَیں ایک بار پھر دونوں ایوانوں کے معزز اراکین کا شکرگزار ہوں جنہوں نے بجٹ پر بحث میں حصہ لیا اور ہمیں اپنے قیمتی مشوروں اور آراء سے نوازا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

پاکستان پائندہ باد